بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا وطن اقامت سے وطن اصلی پندرہ دن سے کم کے لئے جانے والا وطن اصلی میں قصر کرے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص وطن اقامت سے 14 دنوں کے لئے وطن اصلی جائے، اوران دونوں کے درمیان شرعی مسافت کی مقدار فاصلہ ہو، تو کیا ایسی صورت میں وطن اصلی پہنچ کر قصر نماز پڑھنا ہوگی، یا وہاں پہنچ کر مکمل نماز ہی پڑھنا ہوگی؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں جب یہ شخص وطن اقامت سے وطن اصلی کے ارادے سے نکلے گا، اور وطن اقامت کی آبادی سے باہر آجائے گا، تو وطن اصلی کی آبادی تک پہنچنے سے پہلے قصر کرے گا، لیکن جب اپنے وطن اصلی کی آبادی میں داخل ہوجائے گا، تو اب مکمل نماز پڑھے گا، اگرچہ وطن اصلی پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کے لئے آیا ہو، بلکہ اگر ایک دو گھنٹوں یا ایک دو منٹ کے لئے آیا، تو بھی مکمل نماز ہی پڑھے گا کہ قصر کی رخصت سفر میں ہے، جبکہ وطن اصلی پہنچ کر سفر ختم ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ میں امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا: "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنے وطن سے ستر یا اسی کوس کے فاصلے پر کسی شہر میں ملازم ہے وہاں سے سال دو (۲) سال کے بعد آٹھ دس روز کے واسطے اپنے مکان پر آیا اور پھر چلا گیا اس آمد و رفت میں اس کو نماز قصر پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ بینوا توجروا؟"

آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: "جب وہاں سے بقصد وطن چلے اور وہاں کی آبادی سے باہر نکل آئے اس وقت سے جب تک اپنے شہر کی آبادی میں داخل نہ ہو قصر کرے گا جب اپنے وطن کی آبادی میں آگیا قصر جاتا رہا، جب تک یہاں رہے گا اگرچہ ایک ہی ساعت، قصر نہ کرسکے گا کہ وطن میں کچھ پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ضرور نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 258، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5510

تاریخ اجراء: 02 جمادی الاولی 1448ھ/14 اکتوبر 2026ء